احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

۳۰۔ جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۲۶ | سوموار - ۲۸ شعبان - ۱۴۱۵ھ '۳۰- صلح ۱۳۷۴ ہش '۳۰- جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے، لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپروا اور لاابالی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر اپنی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بد ترین مخلوق ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۳۹۵-۳۹۶)

مضطر کی تسکین کا باعث اور ڈھارس دعا ہی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

خوب یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے۔ جب انسان کسی غرض کی تکمیل کے لئے ظاہری سامان مہیا کرتا ہے تو اسے یہ علم ہرگز نہیں ہوتا کہ اس سے ضرور وہ غرض حاصل ہو جاوے گی۔ کیونکہ سامان کے بہم پہنچ جانے کے بعد اور مخفی در مخفی ایسے اسباب اور واقعات کی ضرورت ہوتی ہے جس پر اس کا علم ہرگز محیط نہیں ہوتا۔ تو اس وقت صرف دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہوتا ہے جس سے وہ اپنی غرض مطلوبہ کے حاصل کرنے کے لئے امداد طلب کر سکتا ہے اور اسی سے وہ مخفی در مخفی اسباب میسر ہو جاتے ہیں جن سے اس غرض کی تکمیل ہوتی ہے۔

بعض کمزور طبائع جو کہ دعا کی اس خوبی سے ناواقف ہیں ان کو چاہئے اور لازم ہے کہ اسے ایک مجرب نسخہ مان کر استعمال کریں۔ کیونکہ یہ ہزارہا راستبازوں کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ طبابت میں بھی عمدہ اور اعلیٰ نسخہ وہی ہوتا ہے جو کہ بہت سے بیماروں پر مفید ثابت ہوا ہو۔ اگرچہ ایک دو کو مضر بھی ہو۔ لیکن فائدہ کی کثرت اس کے عمدہ ہونے پر کافی دلیل ہوتی ہے۔ یہی حال دعا کا ہے۔ ہر ایک کی طبیعت ایجاد نہیں کر سکتی۔ اس لئے عام اور کمزور طبائع کے لئے مجربات کا استعمال داناؤں نے بھی تجویز کیا ہے۔ اس لئے اس قسم کے لوگوں کو بھی پہلے فرضی طور پر اس کی خوبیوں کو مان کر اس پر عملدرآمد شروع کرنا چاہئے۔ جس قدر بڑے بڑے علوم ریاضی۔ ہندسہ۔ جغرافیہ۔ علم الافلاک۔ صرف و نحو وغیرہ ہیں۔ ان سب کی ابتداء اول فرض پر ہے۔ پھر اس پر ہی انسان ترقی کر کے بڑے بڑے عظیم الشان نتائج پر پہنچ جاتا ہے۔ ایک پولیس مین کے کہنے پر فرضی طور پر ایک گھر کی تلاشی لی جاتی ہے۔ اگرچہ صرف ظنی امر ہوتا ہے۔ مگر بسا اوقات مال بھی برآمد ہو جاتا ہے۔ پس (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ (-) سابقہ راستبازوں کے تجربہ کی بناء پر دعا کو ذریعہ بناوے اور اپنی کمزوری کی آگاہی کے لئے بھی

باقی صفحہ ۷ پر

ربوہ میں اجتماعی وقار عمل

ربوہ: 27۔ جنوری صدر عمومی ربوہ کے زیر انتظام ربوہ میں جمعہ 27۔ جنوری کو صبح 8 سے 9 بجے تک اجتماعی وقار عمل کا انعقاد کیا گیا۔ ربوہ کے تمام شہریوں کو کہا گیا تھا کہ وہ اپنے اپنے گھروں کے سامنے صفائی اور وقار عمل کریں۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے صبح 8 بجے اپنی رہائش گاہ پر دعا کرا کے اس وقار عمل کا افتتاح فرمایا۔ دیگر محلوں میں بھی اسی وقت دعا کے ذریعے کام کا آغاز کیا۔ تمام شہریوں نے بڑے ذوق و شوق سے اس میں حصہ لیا۔ اہم سماجی مرتبے کے حامل سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان' کالج کے اساتذہ' وکلاء' سکولوں کے اساتذہ اور دیگر شہریوں نے وقار عمل میں حصہ لیا۔ بچے بڑے بوڑھے اور حتیٰ کہ خواتین اور چھوٹی چھوٹی بچیوں نے بھی وقار عمل کر کے اپنے گھروں کے سامنے کی جگہ کو صاف کیا۔ کئی جگہ پر چھڑکاؤ کیا گیا۔

صدر صاحب عمومی نے خود سارے شہر کا دورہ کیا اور متعدد جگہوں پر صفائی کی ہدایات دیں۔ صدر صاحب عمومی مکرم کرنل ایاز محمود خان صاحب نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ ہمارے شہریوں میں بے پناہ جذبہ ہے اس جذبے کو متحرک کرنا ہماری اہم ضرورت ہے۔

صدر صاحب عمومی کے علاوہ ان کے عملے کے دیگر افراد نے بھی گشت کر کے وقار عمل کا جائزہ لیا۔ اور شہریوں کے جوش و خروش کا اپنی نظروں سے مشاہدہ کیا۔

صدر صاحب عمومی نے بتایا کہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کی صبح یہ وقار عمل باقاعدگی سے ہوا کرے گا امید ہے کہ اس سے شہر میں صفائی کا معیار زیادہ بلند ہو جائے گا۔

نکاح

○ مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

عزیزم مکرم کریم الرحمان ناصر ابن محترم نصیر الرحمان صاحب ناصر سنوری کا نکاح ہمراہ عزیزہ عنبر تسنیم مرزا بنت مکرم تسنیم ہمایوں مرزا صاحب آف کینیڈا مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالرز پر مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۶۔ جنوری ۱۹۹۴ء کو بیت الحمد ماڈل ٹاؤن میں پڑھا۔

عزیزم کریم الرحمان ناصر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ اور محترم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری کا پوتا ہے اور عزیزہ عنبر تسنیم صاحبہ مکرم شاہ عالم صاحب آف جہلم کی پڑپوتی اور میاں نذیر احمد صاحب تحصیلدار کی پڑنواسی ہیں (ہر دو رفیق بانی سلسلہ احمدیہ تھے) اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

☆ "اپنے (واقفین نو کے) گھر میں اچھے مزاج کو جاری کریں' قائم کریں"۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اہلِ تقویٰ کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳۰- صلح ۱۳۷۴ ہش ۳۰- جنوری ۱۹۹۵ء

دعا اور ہمارے وسائل

سوائے ان لوگوں کے جن میں دہریت کی رگ ہو یا جو مکمل طور پر دہریہ ہوں دنیا کے تمام مذاہب کے پیروکار دعا کے قائل ہیں۔ ساری دنیا دعا کرتی ہے اور کرواتی بھی ہے یعنی بعض بزرگوں سے دعا کرنے کے لئے کہتی ہے۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے قادر و توانا اور مجیب ہونے میں اعتماد کی دلیل ہے۔

دعا کے متعلق بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ کام خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اس لئے دعا ہی کافی ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ دعا کے ساتھ ساتھ ہمیں تدبیر بھی کرنی چاہئے اور ہر وہ وسیلہ جو ہمارے اختیار میں ہے اسے استعمال کرنا چاہئے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ابتداء وسیلہ کے استعمال سے ہونی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ دعا کی جائے کہ اے خدا تو اس وسیلے کو کامیاب بنا دے البتہ وسیلے کے حصول کے لئے بھی دعا ضروری ہے۔ گویا کہ پہلے وسیلے کے حصول کے لئے دعا کی جائے۔ اور پھر وسیلے کو اختیار کرتے ہوئے وسیلے کی کامیابی کے لئے۔ اگر ہم اپنے وسیلے کو استعمال نہ کریں اور صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ ہمارے کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں۔ ہمارے ہر کام کا نتیجہ اچھا نکلے۔ تو یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان لینے والی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات ہرگز پسند نہیں کہ اس کا امتحان لیا جائے۔ اس نے دنیا پیدا کی ہے۔ دنیا میں ہر بات کے لئے وسیلے پیدا کئے ہیں۔ انسان کو سوچنے کی طاقت دی ہے اور ہر سوچنے والے انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ تدبیر کرے۔ اور یہ سوچے کہ کوئی کام اس نے کس طرح کرنا ہے۔ اور اس کام کے لئے کس وسیلے کو استعمال میں لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ طاقتیں انسان کو دی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ انسان ان طاقتوں کو استعمال کرے۔

بعض اوقات یہ بحث چھڑ جاتی ہے کہ انسان بااختیار ہے یا بے اختیار اس کے سلسلے میں یہ کہنا کافی ہے کہ وہ بے اختیار بھی ہے اور بااختیار بھی۔ بااختیار اس طرح کہ جو چاہے کرے۔ جو وسیلہ چاہے استعمال کرے۔ جو تدبیر چاہے کرلے۔ لیکن بے اختیار اس طرح کہ اس کے نتائج اس کے ہاتھ میں نہیں ہیں۔ تدبیر کیسی ہی ہو' وسیلہ کچھ ہی ہو' کوشش کتنی ہی کرلی جائے' اگر اسے کامیاب نہیں ہونا تو وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ اس میں کہیں نہ کہیں کوئی رخنہ رہ گیا ہوگا۔ جو اس کی نظروں سے اوجھل ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی کنہ تک کو جانتا ہے۔ چنانچہ نتیجہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے انسان کو بے اختیار بھی کہا جا سکتا ہے۔ اسی بے اختیاری کو دور کرنے کا ایک ذریعہ دعا ہے۔ وہ رخنے جو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں اور جنہیں خدا تعالیٰ خوب خوب جانتا ہے ان کو دور کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ اول اول وسیلے کے لئے دعا کی جائے اور پھر وسیلے کی کامیابی کے لئے۔

پس دعا جو ساری دنیا کرتی ہے اس کے متعلق یہ اہم باتیں جان لینا نہایت لازم ہے۔ ورنہ انسان کو غلطی لگ سکتی ہے۔ دعا قبول نہ ہو تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے مجیب ہونے میں شک پیدا ہونے لگتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہی نہیں کہ ہمارے اپنے طریق کار میں کوئی رخنہ رہ گیا ہوگا جو ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔

جس کی محنت نہ رائیگاں جائے
خوش نصیبی پہ کیوں نہ اترائے
اپنے کردار سے زمانے کو
فرض ہے اس کا خوب مہکائے

ابوالاقبال

گذارش

بنا دیا ہے مربّی تو اے کرمفرما
قلم میں جوشِ جنوں بھر' نوا کو سحر بنا

تری نظر مری گہرائیوں سے واقف ہے
مری نظر کو بھی تُو اپنا رازدان بنا

نہ دیکھ تُو مری پستی پسند فطرت کو
میں گر چکا ہوں بس اب تو گرے ہوئے کو اُٹھا

یہ شرق و غرب کی دُوری بھی کوئی دُوری ہے
میں دیں کے واسطے اس سے بھی دُور جاؤں گا

یہ بات کیا ہے کہ باطل ہے سربلند ابھی
ابھی کمال کو پہنچی نہیں ہے میری وفا

یہ کیوں رگوں میں مری دَوڑنے لگا ہے لہو
مرے قریب ہی تُو نے کہیں' کہا ہے کیا

نظر نواز ہیں کتنے ترے حسیں جلوے
نظر کو ان کی نوازش کا اب ہدف ٹھہرا

نہ کھیل میری خرد سے نہ کھیل' جانے دے
جو ہو سکے تو مجھے اب جنوں کا راز بتا

یہ عشق اور یہ رسم و قیود' کیا معنی
مجھے رواج کے بندوں سے دُور تر لے جا

نسیم کی تری درگاہ میں گذارش ہے
کہ اس کے دل کو اب اپنی فرودگاہ بنا

نورِ فطرت

ہر احمدی کو اپنے نفس کو اس طرح جانچنا چاہئے کہ جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے وہ اس طرح خرچ کرتا ہے کہ نہیں کہ "خصاصہ" کے باوجود پھر بھی خرچ کر رہا ہوں اور مال کی محبت حائل ہو رہی ہو۔ اور پھر بھی خرچ کر رہا ہو۔ اگر وہ اس طرح خرچ کرتا ہے تو وہ مقام محفوظ پہ ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

فرماتا ہے........ جب اسے کہا جائے کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم تو دو کوڑی کے بھی آدمی نہیں تھے۔ تمہیں جو کچھ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کی وجہ سے ملا ہے۔ تو اسے اپنی جھوٹی عزت کی پچ گناہوں پر اور زیادہ دلیر کرتی ہے۔ اس کے دونوں معنے ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی کہ اس کے پہلے گناہوں اور شامت اعمال کی وجہ سے ہتک عزت کا جنوں اس کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور اسے ہدایت سے اور زیادہ دور پھینک دیتا ہے۔ اور یہ بھی کہ اپنی عزت کی پچ اسے گناہوں کے لئے پکڑ لیتی ہے۔ یعنی اس سے اور زیادہ گناہوں کا ارتکاب شروع کرا دیتی ہے۔

فرماتا ہے..... یہاں ممکن ہے تم لوگوں کو فریب دے لو لیکن آخر جہنم تمہارا ٹھکانا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ جہنم بے شک اگلے جہاں میں ہے لیکن ایک جہنم ایسے انسانوں کے لئے اس جہاں میں بھی پیدا کر دیا جاتا ہے۔ جب شریف انسان مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں تو انہیں ایسا جواب مل جاتا ہے کہ یہی دنیا ان کے لئے جہنم بن جاتی ہے۔

افسوس ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ صرف اس لئے اپنی اصلاح نہیں کر سکتے کہ جب انہیں ان کی غلطی بتائی جائے اور کہا جائے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تو اپنی ہتک عزت کے خیال سے وہ دیوانہ ہو کر بجائے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کے ناصح کا مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ مگر اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ جس کسی میں کوئی غلطی یا نقص دیکھے بازار میں کھڑے ہو کر اس کو تنبیہہ کرنا شروع کر دے۔ سمجھانا ہمیشہ علیحدگی میں چاہئے۔ اور سمجھانے والے کو اپنی حیثیت اور قابلیت بھی دیکھنی چاہئے کہ وہ جس شخص کو سمجھانا چاہتا ہے اسے سمجھانے کی اہلیت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ تاکہ اس کا الٹا نتیجہ نہ نکلے۔ غرض جہاں غلطی کرنے والوں کو برداشت کی طاقت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے اور سمجھانے والے کی بات کو ٹھنڈے دل سے سننا چاہئے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ سمجھانے والا احتیاط سے کام لے۔ یہ نہ ہو کہ وہ جس کو چاہے لوگوں میں ذلیل کرنا شروع کر دے۔ اس مثال کو حج کے ساتھ اس لئے مثال کیا گیا ہے کہ حج کی بڑی غرض قومی تفرقوں کو مٹا کر اتفاق و اتحاد اور محبت و یگانگت کے تعلقات کو بڑھانا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا میں لڑتے جھگڑتے فساد پیدا کرتے رہتے ہیں۔ انہیں متوجہ کیا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ ساری دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنا چاہتا ہے تو انہیں بھی چاہئے کہ وہ اتفاق و اتحاد قائم رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے کینے اور بغض چھوڑ دیں۔

درحقیقت صحیح معنوں میں حج کرنے والا صرف وہی شخص کہلا سکتا ہے جو اس قسم کے فتنہ و فساد سے مجتنب رہے۔ لیکن جو شخص فساد کرتا اور بنی نوع انسان کو دکھ پہنچاتا ہے۔ وہ اپنے عمل سے اس وحدت اور مرکزیت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ جس کو قائم کرنے کے لئے (اس عبادت کا حکم دیا گیا ہے)

فرمایا:۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے اور بعد میں کوئی دوسرا شخص اس میں تغیر و تبدل کر دے تو اس صورت میں تمام تر گناہ اس شخص کی گردن پر ہے جس نے وصیت میں ترمیم و تنسیخ کی۔ یہ تغیر دو صورتوں میں ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ لکھانے والا تو کچھ اور لکھائے مگر لکھنے والا شرارت سے کچھ اور لکھ دے یعنی لکھوانے والے کی موجودگی میں ہی اس کے سامنے تغیر و تبدل کر دے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد اس میں تغیر و تبدل کر دے۔ یعنی وصیت میں جو کچھ کہا گیا ہو اس کے مطابق عمل نہ کرے۔ بلکہ اس کے خلاف چلے۔ ان دونوں صورتوں میں اس گناہ کا وبال صرف اسی پر ہو گا جو اسے بدل دے۔ (اثمہ میں سبب مسبب کی جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور مراد گناہ نہیں بلکہ گناہ کا وبال ہے۔) یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس میں کسی کلام الٰہی کے حکم کی طرف اشارہ ہے اور وہ حکم وراثت کا ہی ہے ورنہ اس کا کیا مطلب کہ بدلنے کا گناہ بدلنے والوں پر ہو گا۔ وصیت کرنے والے پر نہیں ہو گا۔ کیونکہ اگر اس وصیت کی تفصیلات شرعی نہیں تو بدلنے والے کو گناہ کیوں ہو۔ اس کے گناہ گار ہونے کا سوال تبھی ہو سکتا ہے جبکہ کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہو اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ مرنے والا تو یہ وصیت کر جائے کہ میری جائیداد احکام (دین) کے مطابق تقسیم کی جائے لیکن وارث اس کی وصیت پر عمل نہ کریں۔ ایسی صورت میں وصیت کرنے والا تو گناہ سے بچ جائے گا۔ لیکن وصیت تبدیل کرنے والے وارث گناہ گار قرار پائیں گے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مردو اور اے عورتو اس خدا کو اپنی ڈھال بنا لو جس کا نام لے کر تم دنیا میں اپنی اغراض پوری کرتے ہو۔ اور جس کے نام کے ساتھ تم لوگوں سے رحم اور انصاف کی اپیل کرتے ہو۔ اور کہتے ہو۔ خدا کے واسطے یہ معاملہ یوں کرو۔ خدا کے واسطے یہ معاملہ یوں کرو۔ فرماتا ہے۔ جب تم لوگ یہ کہتے ہو کہ خدا کے واسطے ہمارے ساتھ یوں معاملہ کرو تو تم ہماری طاقت اور قوت کا اقرار کرتے ہو۔ لیکن ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ تم جب انسانوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتے ہو تو تم کیوں اسی خدا کے پاس نہیں جاتے اور اس سے براہ راست اپنا تعلق پیدا نہیں کرتے جو تمام تکلیفوں کو دور کرنے والا ہے۔ کیونکہ بہرحال انسانوں میں سے بھی بعض ایسے ہوتے ہیں جن کے سامنے اگر خدا تعالیٰ کا نام بھی لیا جائے تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثلاً دہریہ ہیں۔ اگر ان کے سامنے خدا تعالیٰ کا نام لیا جائے تو وہ ہنستے ہیں۔ اسی طرح بعض سنگ دل ڈاکو جب ڈاکہ ڈالتے ہیں یا دشمن کی فوجیں چڑھائی کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ان کے سامنے فریاد کی جائے تو کیا وہ چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ کہیں ڈاکہ پڑا ہو اور لوگوں نے کہا ہو کہ خدا کے واسطے ہمیں چھوڑ دو۔ اور انہوں نے چھوڑ دیا ہو۔ مثلاً جرمنوں اور انگریزوں کی لڑائی ہوتی ہے۔ اس لڑائی میں کیا وہ گولیاں چلاتے تھے یا خدا کا نام سن کر اپنے دشمن کو چھوڑ دیتے تھے۔ ان کے سامنے اگر ہزار مرتبہ بھی خدا کا نام لیا جاتا تو وہ چھوڑتے نہیں تھے۔ پس بے شک انسان خدا تعالیٰ کا نام لیتا ہے مگر جس طرح وہ اس نام کا استعمال کرتا ہے وہ غلط ہے۔ صحیح طریق ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے آگے جھکے اور بجائے انسان سے یہ کہنے کے کہ تو خدا کے واسطے مجھے چھوڑ دے وہ خدا تعالیٰ ہی سے کہے کہ اے خدا تو اپنی صفات حسنہ سے کام لے کر اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت سے کام لے کر مجھ پر رحم کر اور میری مشکلات کو دور فرما دے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے نام لینے کا غلط طریق ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر انسانوں سے اپیل کرتا ہو۔ حالانکہ جس سے وہ اپیل کر رہا ہوتا ہے وہ بعض دفعہ دہریہ ہوتا ہے بے دین ہوتا ہے' سنگ دل ہوتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ پس اصل طریق یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے سامنے جائے اور اس کے سامنے اپنی مشکلات پیش کرے۔ دیکھو اس میں مرد و عورت کا یکساں حق تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ مردوں کی دعا تو سنی جاتی ہے۔ لیکن عورتوں کی نہیں۔ بلکہ فرماتا ہے اے مردو اور اے عورتو! تم میرے نام کو اپنی ڈھال بناؤ اور اپنی ضرورتوں کے وقت مجھے اپنی مدد کے لئے بلاؤ۔ فرماتا ہے۔ دنیا میں بہت سے جھگڑے رقابتوں پر چلتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ محبت کا سب سے گہرا تعلق میاں بیوی کا ہوتا ہے۔ ادھر مرد کی ساری زندگی گذر جاتی ہے بچوں کی پرورش میں اور ادھر عورت کی ساری زندگی گذر جاتی ہے مرد کو آرام پہنچانے اور اس کے کھانے پینے کا خیال رکھنے میں۔ مگر باوجود اس کے وہ ایک دوسرے کے رقیب ہوتے ہیں۔ ذرا بات ہو تو عورت کہے گی کہ مرد ایسے ہوتے ہیں اور ذرا عورت سے کوئی اختلاف ہو تو مرد کہے گا کہ عورتیں ایسی ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے مثال کے طور پر بیان فرمایا کہ مرد عورت کے لئے ساری عمر قربانی کرتا رہتا ہے۔ ساری عمر اس کی ضروریات کو پورا کرتا رہتا ہے۔ مگر کسی دن اس کی مرضی کے خلاف بات ہو جائے تو وہ کہے گی کہ میں نے تو اس کی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ جب بھی تو نے سلوک کیا برا ہی کیا۔ مردوں میں بھی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کئی مرد بھی ایسے ہوتے ہیں جو عورت کی تمام قربانیوں کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو تجھ میں کبھی کوئی خوبی دیکھی ہی نہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے وجہ یہ ہے کہ عورت اور مرد میں مقابلہ کے جذبات پیدا کئے گئے ہیں۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ چونکہ قرآن کریم کی یہ تعلیم کہ مرد اور عورت میں یکساں قوتیں رکھی گئی ہیں ابھی دنیا میں نازل نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے عورت مرد کے خلاف کھڑی ہو جاتی ہے اور مرد عورت کے خلاف کھڑا ہو جاتا ہے۔ ان دونوں میں خوب مقابلہ ہوتا ہے۔ بے شک جہاں تک محبت کا تعلق ہے ہزاروں لاکھوں گھرانے محبت اور پیار سے رہتے تھے۔ اور وہ ایک دوسرے کے لئے قربانی بھی کرتے تھے لیکن جہاں تک زبان کا تعلق تھا جہاں تک تقریروں کا تعلق تھا۔ جہاں تک تحریروں کا تعلق تھا مرد کہتے کہ ان عورتوں نے یوں کیا عورتیں کہتیں کہ ان مردوں نے یوں کیا۔ اللہ تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے مردو اور عورتو یاد رکھو کہ تم ایک دوسرے کے رقیب بنے ہوئے ہو۔ حالانکہ اصل رقیب خدا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ ہم نے جو طاقتیں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

حضرت چوہدری اسد اللہ خاں صاحب

سیالکوٹ کا نام جب ہم کسی سے سنتے ہیں یا یہ نام خود بولتے ہیں تو چشم تصور میں ذہن اس زمانہ کی طرف چلا جاتا ہے جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس شہر کے کشمیری محلہ میں اپنی ملازمت کے دوران یہاں مقیم رہے اور پھر خیال اس بات کی طرف بھی چلا جاتا ہے کہ اس زمین کو خدا تعالیٰ کے اس نیک اور بزرگ و مخلص بندے نے قادیان کے بعد اسے کیوں اپنا وطن ثانی قرار دیا- ذرا سوچنے اور غور کرنے سے یہی وجہ سامنے آتی ہے کہ آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے اس زمین نے وہ پاک اور مخلص روحوں اور بزرگ ہستیوں کو جنم دیا جنہوں نے عقیدت- محبت اخلاص- ایثار- وفا- اطاعت اور قربانی کا نہایت اعلیٰ معیار پیش کیا- ایک ایک کرکے اگر ان پاک وجودوں کے نام گنے جائیں تو ممکن ہے کئی ایک کے نام رہ جائیں- تاہم چند ایک کے اسماء قابل ذکر ہیں مثلاً حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی- حضرت چوہدری نصراللہ خاں صاحب- حضرت میر حامد شاہ صاحب- حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب- حضرت بابو قاسم الدین صاحب وغیرہ- آج میں اس زمین سے جنم لینے والی جس نیک اور سعید الفطرت اور انتہائی مخلص ہستی کے حالات زندگی اور خدمات جلیلہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں- وہ ہے حضرت چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء-

آپ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے- والد محترم حضرت چوہدری نصراللہ خاں صاحب تھے جو اس علاقہ کے مشہور وکیل و نامور شخصیت اور بارسوخ زمیندار تھے- والدہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت حسین بی بی صاحبہ تھا جو نہایت خدا رسیدہ شخصیت تھیں- محترم چوہدری صاحب حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی تھے- حضرت چوہدری صاحب نے اپنی کتاب "تحدیث نعمت" میں ص ۳ پر اپنے خاندانی حالات یوں بیان فرمائے ہیں-

"میرا آبائی مسکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ہے- قوم ساہی سے تعلق تھا- یہ قوم کسی وقت پنجاب کے ایک علاقہ پر حکومت کرتی تھی- یہ قوم زیادہ تر ساہیوال (سابق منٹگمری) کے علاقہ میں آباد تھی- اس خاندان کی دو شاخیں اب تک ہندو ہیں باقی یا سکھ ہیں یا مسلم- یہ شاخ بارہ تیرہ پشت سے مسلمان ہے- دادا کا نام چوہدری سکندر خاں تھا جو اپنے علاقے کے بڑے بارسوخ زمیندار تھے- پردادا کا نام چوہدری فتح دین صاحب تھا جو عین جوانی میں فوت ہو گئے تھے- دادا کی پرورش نامساعد حالات میں ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی طبیعت میں دانش ودیعت کی تھی اس لئے باوجود شرکاء کی مخالفت اور معاندانہ منصوبوں کے انہوں نے اپنا زمانہ نہایت خوش اسلوبی سے گذارا-"

محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی پیدائش سے قبل ان کی والدہ محترمہ نے ایک خواب دیکھا تھا جسے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے ان الفاظ میں تحریر فرمایا ہے- آپ فرماتے ہیں-

"یہ زمانہ والدہ صاحبہ کا احمدیت سے پہلے کا زمانہ تھا- اس زمانے میں والدہ صاحبہ کو خواب اور رؤیا میں اکثر دادا صاحب ہی نظر آیا کرتے تھے- اور انہی کے ذریعہ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت ہوئی تھی اور زیادہ تر انہی کے ذریعہ بشارات حاصل ہوتی تھیں-

چنانچہ ۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ والدہ صاحبہ نے دادا صاحب کو خواب میں دیکھا اور ان سے کہا کہ میرے پاس یہ ایک روپیہ داغدار ہے اسے بدل دیجئے- انہوں نے وہ روپیہ لے لیا اور اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر والدہ صاحبہ کو دیا اور کہا- میرے پاس اب یہ ایک ہی روپیہ ہے یہ لے لیجئے لیکن یہ شاہی روپیہ ہے اس پر کندہ ہے اس کی بے ادبی نہ ہو- اس خواب کے بعد والدہ صاحبہ کو یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور فرزند عطا کرے گا لیکن ساتھ ہی یہ فکر بھی تھی کہ ہمارا ایک بھائی حمد اللہ خاں جو عزیز شکراللہ خاں سے چھوٹا اور عزیز عبداللہ خاں سے بڑا تھا اور جس کی صحت اچھی نہیں رہتی تھی اور کمزور سا تھا فوت ہو جائے گا-

چنانچہ چند ماہ بعد عزیز اسد اللہ خاں صاحب پیدا ہوا اور اس کے پیدا ہونے کے کچھ ماہ بعد حمد اللہ خاں صاحب خسرہ سے بیمار ہوا اور چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا- والدہ صاحبہ نے اس موقع پر بھی نہایت صبر سے کام لیا اور کوئی کلمہ تک منہ سے نہیں نکالا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا"-

(میری والدہ ص ۲۲ تا ۲۳)

محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے ابتدائی تعلیم ڈسکہ اور پھر سیالکوٹ میں حاصل کی یہاں سے میٹرک کرنے کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور یہاں سے بی- اے پاس کیا- یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس کالج میں رول آف آنرز کی جو فہرست آویزاں ہے اس میں سرفہرست آپ کا نام نامی ہے- بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ لندن تشریف لے گئے اور مڈل ٹمپل سے بار ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی- وہاں سے واپس آکر ۱۹۲۹ء میں آپ نے قانونی پریکٹس شروع کی اور جلد ہی آپ کا شمار لاہور کے اہم وکلاء میں ہونے لگا-

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ذیل میں حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوتی رہیں) کا وہ خواب درج کیا جائے جو آپ نے حضرت چوہدری صاحبان کے متعلق دیکھا تھا کہ یہ تینوں میرے بیٹے ہیں- آپ فرماتے ہیں- "ایک دو سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہوں اور میرے سامنے چوہدری ظفراللہ خاں صاحب لیٹے ہوئے ہیں اور ۱۱' ۱۲ سال کی عمر کے معلوم ہوتے ہیں کہنی پر ٹیک لگا کر ہاتھ کھڑا کیا ہوا ہے اور اس پر سر رکھا ہوا ہے- ان کے دائیں بائیں عزیزم چوہدری عبداللہ خاں اور چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیٹھے ہوئے ہیں- ان کی عمریں آٹھ آٹھ نو نو برس کے بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں- تینوں کے منہ میری طرف ہیں اور تینوں مجھ سے باتیں کر رہے ہیں اور بہت محبت سے میری باتیں سن رہے ہیں اور اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں میرے بیٹے ہیں اور جس طرح گھر میں فراغت کے وقت ماں باپ اپنے بچوں سے باتیں کرتے ہیں اسی طرح میں ان سے باتیں کرتا ہوں-"

(الفضل ۲۲- مئی ۱۹۳۸ء)

حضرت صاحب کا یہ خواب کسی تعبیر کا محتاج نہیں کیونکہ ظاہری اور عملی رنگ میں مذکورہ تینوں بھائیوں نے کماحقہ خدمت خلق و سلسلہ عالیہ سر انجام دے کر مذکورہ خواب کو من وعن پورا کر دیا اور ثابت کر دیا کہ واقعی وہ حضرت صاحب کے روحانی بیٹے ہیں-

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی محترم چوہدری صاحب کے لندن میں قیام کے دوران چند واقعات تحریر فرمائے ہیں جو احباب کے لئے پیش ہیں- حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں-

"لندن پہنچ کر میں نے ایک فلیٹ کرایہ پر لے لیا- میرے چھوٹے بھائی چوہدری اسد اللہ خاں صاحب اس وقت لندن میں بیرسٹری کے سب امتحان ختم کر چکے تھے اور بیرسٹری کی سند کے انتظار میں تھے- میرے کہنے پر وہ میرے ساتھ آ ٹھہرے لیکن میری غرض اس سے پوری نہ ہوئی- مجھے تمام دن کانفرنس میں حاضری دینی ہوتی- شام کو کچھ فرصت میسر آتی گو بعض دفعہ شام کو بھی کسی دعوت یا تقریب میں جانا ہوتا- انہیں شام کے وقت اپنے احباب سے ملنا جلنا ہوتا تھا- نتیجہ یہ کہ جو شام مجھے گھر پر گذارنی ہوتی وہ اکیلے ہی گذرتی- اپنی مصروفیت کے لحاظ سے یہ مجھ پر کچھ دوبھر نہ تھا لیکن دو راتیں ایسی آئیں کہ مجھے تیز بخار ہو گیا- میں جانتا تھا یہ میرا پرانا رفیق ملیریا ہے اور کونین کے استعمال سے اس کی اصلاح ہو جائے گی- اسی لئے مجھے چنداں پریشانی نہیں تھی- لیکن ایسی حالت میں تنہائی مجھ پر گراں تھی- اسی لئے میں نے عزیز اسد اللہ خاں سے کہا کہ کوئی ایسا مکان تلاش کریں- جہاں اور لوگ بھی رہتے ہوں تاکہ ان کی عدم موجودگی میں مجھے بالکل تنہا نہ رہنا پڑے- چند دن بعد ہم ۲۲ ہیتھ فیلڈ گارڈنز میں منتقل ہو گئے- جہاں ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ ارد گرد گھنی آبادی نہیں تھی اور فارغ اوقات میں کھلی ہوا میں چلنے پھرنے کے مواقع میسر آ جاتے تھے- وہاں بجلی کی ریل کا سٹیشن بالکل قریب تھا اس لئے آمدورفت میں سہولت تھی-"

(تحدیث نعمت ص ۲۷۱)

آپ اپنے بھائی محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے متعلق کچھ مزید یوں تحریر فرماتے ہیں-

"عزیز اسد اللہ خان اور میں لندن سے پیرس گئے- دو دن وہاں ٹھہرے- پیرس سے سردار سمپورن سنگھ صاحب ہمارے ساتھ شامل ہو گئے- ایک دن لوزان ٹھہرے- یہاں سردار انبا شا سنگھ بھی ہمارے قافلے میں شامل ہو گئے- ایک رات میلان ٹھہرے- وینس سے اطالوی جہاز پر سوار ہو کر بمبئی پہنچ گئے-

(تحدیث نعمت ص ۲۸۶)

نیز حضرت چوہدری صاحب لکھتے ہیں-

عزیز اسد اللہ خاں بیرسٹران یام میں میرے ساتھ کام کرتے تھے اور ان کی رہائش دفتر کے اوپر کی دو منزلوں میں تھی- والدہ صاحبہ بھی صبح میرے ساتھ ہی ماڈل ٹاؤن سے تشریف لے آتیں اور شام کو میرے ساتھ تشریف لے جاتیں-"

(تحدیث نعمت ص ۳۷۹)

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں صاحب اپنی والدہ محترمہ کی بیماری کے موقع پر اپنے چھوٹے بھائیوں کو ان کے پاس بلانے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں-

"۱۲- مئی جمعرات کی صبح کو ٹیلیفون پر معلوم ہوا کہ (حالت والدہ صاحبہ کی) پہلے سے بہتر ہے لیکن پھر بھی میں نے احتیاطاً اپنے تینوں بھائیوں کو تار دے دیئے کہ دہلی پہنچ جائیں اور ہمشیرہ صاحبہ کو بھی ساتھ لیتے آئیں- عزیز اسد اللہ خاں تو بدھ کی رات کو ہی لاہور روانہ ہو گیا تھا اور جمعرات کی صبح کو دہلی پہنچ گیا تھا- باقی ہم سب ۱۳- مئی جمعہ کی صبح کو دہلی پہنچ گئے-

(تحدیث نعمت ص ۴۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حضرت چوہدری صاحب کی والدہ صاحبہ کی بیماری زور پکڑ گئی اور حالت نازک ہو گئی تو آپ اس وقت اپنے بھائی کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

"طبی لحاظ سے (والدہ صاحبہ کو) تو اس قدر مہلت ملنا موجب حیرت تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی۔ آہستہ آہستہ کمزوری بڑھتی گئی اور کسی وقت کچھ بے چینی بھی ہو جاتی تھی لیکن ہوش رات بھر قائم رہا۔ گیارہ بجے کے قریب عزیز اسد اللہ خاں کو اور مجھے پاس بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ "جاؤ بیٹا۔ اب سو جاؤ" یہ آخری کلمہ تھا جو اپنی مرضی سے خود بخود اس پیارے سے نکلا۔"

(تحدیث نعمت ص ۴۱۲)

مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد محترم چوہدری صاحب کی آزادی کشمیر تحریک کی خدمات کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء کی کوشش سے بیرون ریاست سے آنے والے ایڈووکیٹ کے لئے فیس کی معافی کا جو حکم نامہ جاری ہوا۔ اس کا ذکر گذر چکا ہے اس عظیم الشان خدمت کے علاوہ آپ جموں اور میرپور بھی تشریف لے گئے۔ چوہدری صاحب نے دونوں جگہ بہت محنت و خلوص سے قانونی خدمات انجام دیں۔ خصوصاً میرپور میں آپ نے وکالت کا حق ادا کر دیا۔ ان دنوں اس علاقہ میں فسادات جاری تھے اور مسلمان بے دریغ قتل کئے جا رہے تھے۔ میرپور میں مسلمان شہداء کی جو نعشیں پہنچتی تھیں۔ چوہدری صاحب اپنے سامنے ہر نعش کا معائنہ کرواتے اور مقتولین کے ورثاء کو تسلی دیتے۔ علاقہ کے لوگ چوہدری صاحب کے جذبہ ہمدردی سے بہت متاثر و مداح تھے۔

میرپور کے مقدمہ میں میر محمد بخش صاحب کی کوشش سے بہت سے مسلمان بری ہو گئے تھے مگر چھ کو سزا ہو گئی تھی۔ ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی۔ چوہدری اسد اللہ صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے تین گھنٹہ تک بحث کی جس کے نتیجہ میں پانچ مسلمان بری کر دیئے گئے اور ایک کی سزا میں تخفیف کر دی گئی۔ ریاستی حکام نے آپ کو بھی چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر ریاست چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا۔ چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ میں نے کوئی غیر قانونی اقدام نہیں کیا اس لئے میں ریاست سے باہر نہیں جاؤں گا۔ ہاں اگر حکام مجھے زبردستی اٹھا کر ریاست سے باہر چھوڑ آئیں تو اور بات ہے یا پھر مجھ پر قانون کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے۔ بالآخر ریاست کو نوٹس واپس لینے پر مجبور ہونا پڑا۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۶ ص ۵۹۰، ۵۹۱)

مکرم مولانا صاحب مکرم چوہدری صاحب کی مزید خدمات کا ذکر یوں تحریر فرماتے ہیں

"چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹرایٹ لاء میر غلام حسین صاحب کلو خانیاری اور جناب محمد عبداللہ صاحب سیاکھی کے مقدمات کی پیروی کے لئے ۲۳۔ مئی ۱۹۳۴ء کو سرینگر تشریف لے گئے۔ آپ کو مولوی محمد عبداللہ صاحب کی نگرانی ہائی کورٹ میں اپیل داخل کرنا تھی وہ داخل کر دی گئی اور سیشن جج صاحب کی عدالت میں دو مقدمات کی اپیلیں تھیں جو میر کلو صاحب کے متعلق دائر تھیں۔ ان مقدمات میں جناب چوہدری صاحب نے کورٹ فیس اپنے پاس سے حکومت کشمیر کو ادا کی۔ آپ نے میر غلام حسین صاحب کے مقدمہ میں عدالت میں ایسا قانونی نکتہ پیش کیا کہ وہ بری کر دیئے گئے۔

چوہدری صاحب موصوف نے اسی سفر میں مقدمات سے فارغ ہونے کے بعد ۲۶۔ مئی ۱۹۳۴ء کو وزیر اعظم کشمیر کرنل کالون اور ہوم منسٹر وجاہت حسین صاحب سے ملاقات کی اور کشمیر کے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی۔ جلا وطنوں کی واپسی اور ضبط شدہ جائیداد کی بحالی اور طلبہ کے داخلہ کالج اور سکول کے متعلق گفتگو فرمائی۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۶ ص ۶۲۹)

تحریک آزادی کشمیر کے بارے میں جو اہم اجلاس ہوتے رہے ان میں بھی محترم چوہدری صاحب شرکت کرتے رہے۔ آپ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے ممبر تھے۔ آپ کا نام ضمیمہ نمبر ۴ کی فہرست میں نواں نمبر درج ہے اور ضمیمہ نمبر ۳۔ کی فہرست میں ۶۲ ویں نمبر پر تحریر ہے۔ ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد ۶ ص ۶۰۔ آپ کے اہم اجلاسوں میں شرکت کے متعلق مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد تحریر فرماتے ہیں۔

۷۔ مئی ۱۹۳۷ء کو سیسل ہوٹل لاہور میں (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ایک ہنگامی اجلاس بلوایا جس میں حسب ذیل ممبران شامل ہوئے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب ملک برکت علی صاحب۔ حاجی شمس الدین صاحب۔ سید محسن شاہ صاحب۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب۔ مولوی عبدالمجید صاحب سالک۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب۔ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب سید عبدالقادر صاحب۔ پروفیسر علیم الدین صاحب سالک۔ میاں فیروز الدین احمد صاحب۔ پیر اکبر علی صاحب۔ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب مولوی عصمت اللہ صاحب اور شیخ نیاز علی صاحب۔

(تاریخ احمدیت جلد ۶ ص ۶۰۹)

حضرت چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے حضرت امام جماعت الثانی کے بطور "افسر حفاظت" بھی خدمات انجام دیں۔ چنانچہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد فرماتے ہیں۔

"پہرے کے انتظام کو زیادہ مستحکم بنانے کے خیال سے ۱۹۵۶ء میں نظارت حفاظت کا قیام ظہور میں آیا اور پہلے ناظر جناب مرزا داؤد احمد صاحب لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ مقرر ہوئے مگر ۱۹۵۷ء کے شروع میں یہ نظارت ختم کر دی گئی اور حسب دستور سابق افسر حفاظت ہی پہرے کی نگرانی کا فرض انجام دینے لگے۔

اس مستقل اور باقاعدہ انتظام کے علاوہ سالانہ جلسہ اور جمعہ اور دوسرے ہنگامی حالات میں ۱۹۲۷ء سے حضرت صاحب کے زمانہ صحت تک بہت سے مخلصین آنریری طور پر حفاظت کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں مثلاً سردار کرم داد رسالدار صاحب۔ لیفٹیننٹ سردار نذر حسین صاحب۔ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب (حال امیر جماعت احمدیہ لاہور) چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری۔ مرزا محمد حیات صاحب (رفیق حیات سیالکوٹ) مولوی عبدالکریم صاحب (ابن حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری) خواجہ محمد امین صاحب۔ ملک محمد رفیق صاحب۔ بابو شمس الدین صاحب (حال امیر جماعت احمدیہ پشاور) جمعدار شیر احمد خاں صاحب حال لنڈن۔

(تاریخ احمدیت جلد ۶ ص ۲۸۷)

محترم چوہدری صاحب کی جماعتی خدمات کے متعلق مکرم مدیر صاحب ماہنامہ مصباح لکھتے ہیں۔ "حضرت امام جماعت الثانی کی زندگی میں بڑے لمبے عرصہ تک آپ جلسہ سالانہ کے موقع پر حفاظت خاص کے انچارج رہے۔ اور حضرت صاحب کی کئی کئی گھنٹے کی طویل تقریروں کے دوران مسلسل آپ کی حفاظت کی خدمات انجام دینے کے لئے کھڑے رہتے۔"

محترم مدیر صاحب آپ کی مزید خدمات کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

"۱۹۶۰ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اس بیماری کے دوران آپ نے عہد کیا کہ اللہ نے صحت دی تو باقی عرصہ خدمت دین میں گذاروں گا۔ چنانچہ آپ کو خاصی صحت ہو گئی تو آپ نے قانونی پریکٹس چھوڑ دی اور صرف خدمت سلسلہ میں مصروف ہو گئے۔ صحت زیادہ خراب ہونے پر ۱۹۷۵ء میں خدمت سلسلہ سے سبکدوش ہو گئے۔ اسی طرح آپ کی تحریک آزادی کشمیر کی خدمات کے متعلق مکرم مدیر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کے مشہور مقدمات میں پنجاب سندھ حکومت کے درمیان پانی کا جھگڑا تھا جس میں آپ حکومت پنجاب کی طرف سے پیش ہوئے اس کے علاوہ اقوام متحدہ میں حیدر آباد دکن کی طرف سے بھارت کے خلاف جو شکایت کی گئی اس میں حیدر آباد دکن کے وفد میں آپ بطور قانونی مشیر شامل تھے ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ جب حضرت ظفر اللہ خاں صاحب وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن بنے تو آپ نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی جو سیٹ خالی کی اس پر محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بلا مقابلہ رکن منتخب ہوئے۔ اس میں مسجد شہید گنج کے مسئلے پر آپ نے ایسی زور دار تقریر کی کہ اخبار زمیندار کے ایڈیٹر مولوی ظفر علی خاں صاحب نے آپ کو بے اختیار شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ اسی طرح پنجاب کے مشہور لیڈر سر فضل حسین نے ان کی تقریر سن کر کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ پنجاب کے نوجوانوں میں اب کوئی شخص نمایاں نہیں رہا۔ مگر اب چوہدری اسد اللہ خاں کی تقریر سن کر مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ ہمارا مستقبل محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

(ضمیمہ ماہنامہ مصباح ستمبر ۱۹۸۵ء)

ان خدمات کے علاوہ محترم چوہدری صاحب نے یہ خدمات بھی انجام دینے کی سعادت پائی۔

۳۴۔۱۹۳۳ء میں آپ قادیان میں نیشنل لیگ کور کے پہلے قائد مقرر ہوئے۔ آپ لاہور کی جماعت میں ایک لمبے عرصہ تک سیکرٹری امور عامہ رہے۔ پھر ۱۹۵۴ء میں آپ لاہور کی جماعت کے امیر مقرر ہوئے اور اس عہدے پر متواتر ۲۱ سال تک اہم گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۷۵ء میں آپ خرابی صحت کی بناء پر اس خدمت کو جاری نہ رکھ سکے۔

(ضمیمہ مصباح ستمبر ۱۹۸۵ء)

۱۹۳۴ء میں محترم چوہدری صاحب پر معاندین کی طرف سے قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ جس کی تفصیل مکرم مدیر صاحب مصباح نے درج ذیل الفاظ میں تحریر کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

"آپ بذریعہ ٹرین دلی جا رہے تھے۔ رات کا وقت تھا۔ آپ رضائی اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے۔ لیٹے لیٹے آپ کو خیال آیا کہ آپ کے سر کی سمت گرد زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے سر ٹانگوں کی طرف کر لیا اور ٹانگیں سر کی جگہ پر لے آئے۔ آپ کے سوتے ہوئے کسی معاند نے چھرے کا وار کیا۔ جو آپ کی دونوں ٹانگوں کے درمیان لگا اور رضائی اور بستر کو چیر کر لکڑی میں گھس گیا۔ حملہ آور آپ کو اپنی دانست میں قتل کر کے بھاگ گیا۔ رات کسی وقت آپ نے رضائی کھینچی تو کھینچی نہ گئی۔ آپ نے اٹھ کر دیکھا تو چھرا گڑا ہوا تھا۔ آپ نے چھرا نکالا اور اسے سرہانے رکھ کر دوبارہ سو گئے۔ آپ کی جرأت و دلیری کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سربوں پر پابندیوں کی برقراری

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بوسنیا ہرزی گووینا کے سربوں پر اقتصادی اور سیاسی پابندیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سلامتی کونسل نے کہا ہے کہ پابندیاں نرم کرنے کی شرطیں پوری نہیں کی گئیں۔ سلامتی کونسل کے ذرائع کے مطابق گذشتہ ستمبر میں نافذ کی گئی پابندیوں کا مقصد سربوں پر دباؤ ڈالنا تھا کہ وہ بین الاقوامی امن منصوبہ قبول کرلیں گے لیکن سرب اس منصوبے کو برابر مسترد کرتے رہے ہیں۔

عالمی مبصرین یہ سوال کرتے ہیں کہ سربوں پر دباؤ ڈالنے کے یہ نرم نرم انداز کیوں اختیار کئے جاتے ہیں۔ دنیا کے پانچ سب سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ممالک مل کر ایک امن منصوبہ دیتے ہیں اور مٹھی بھر سرب جارح افراد اس کو حقارت سے ٹھوکر مار دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلمانوں پر ظلم جاری رہتا ہے اور ظالم دندناتا چلا آرہا ہے۔ ان باتوں سے بڑے ملکوں کی منافقت کا پتہ چلتا ہے جو بظاہر زبانی طور پر ظالم کی مذمت کرتے ہیں مگر طاقت اور اختیار رکھتے ہوئے بھی وہ آگے بڑھ کر ظالم کا ہاتھ روکنے کا کام نہیں کرتے۔ حالانکہ جہاں ان کا دل کرتا ہے وہ بمباریاں کرکے عراق جیسا حشر کر دیتے ہیں۔ یا شمالی کوریا کا ایٹمی پروگرام رکوا دیتے ہیں یا ہیٹی پر فوج کشی کر دیتے ہیں۔ یہ چند سرب ان بڑی طاقتوں کے قبضہ میں کیوں نہیں آرہے۔ اسی وجہ سے کہ ان کے خلاف کارروائی کرنے میں ان کی نیتیں صاف نہیں ہیں۔

☆○☆

اسرائیل مذاکرات جاری رکھے گا

گذشتہ روز اسرائیل میں بموں کے دو دھماکوں کے نتیجے میں بڑی تعداد میں اسرائیلیوں کی ہلاکت امن سمجھوتے کے لئے ایک اور بڑا بھاری صدمہ تھا۔ اگرچہ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات نے اس کی مذمت بھی کر دی تھی لیکن اسرائیل کی رائے عامہ کو امن سے برگشتہ کرنے کے لئے یہ دھماکے بہت خطرناک ہو سکتے تھے۔ آج کل اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان امن سمجھوتے کے باقی نکات پر عمل درآمد کے لئے بات چیت جاری ہے۔

ایک سروے کے مطابق اسرائیل کی نصف آبادی ان واقعات کے نتیجے میں امن مذاکرات سے برگشتہ ہو چکی ہے۔ اور ان کا خیال ہے کہ سردست یہ مذاکرات روک دینے چاہئیں لیکن اگر ایسا کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ امن سمجھوتے کے مخالف انتہاپسندوں نے امن چاہنے والوں پر قتل و غارت کے ذریعے کامیابی حاصل کرلی ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس کو انتہاپسندوں کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے مترادف سمجھا جاسکتا ہے۔

چنانچہ اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر رابن نے اعلان کیا ہے کہ حالیہ بم دھماکوں کے باوجود امن مذاکرات معطل نہیں کئے جائیں گے۔ یہ بیان امن کی پیش رفت کے لئے ایک حوصلہ افزا اعلان ہے جبکہ انتہاپسندوں کے لئے ایک انتباہ ہے کہ امن کی پیش رفت جاری رہے گی۔

اسرائیل فلسطین امن سمجھوتہ اپنے اعلان کے بعد سے سخت مشکلات کا شکار چلا آرہا ہے۔ اس عرصے میں اسرائیلیوں اور فلسطینیوں دونوں اطراف کو اپنے اپنے انتہاپسندوں کے ہاتھوں قربانی دینی پڑی ہے۔ مسجد خلیل میں ۲۰ سے اوپر فلسطینی ایک انتہا پسند یہودی کی فائرنگ کا نشانہ بنے اور دو مختلف واقعات میں اس تعداد سے زیادہ یہودی ہلاک ہو گئے۔

ان شدید مشکلات کے باوجود یاسر عرفات اور رابن کا امن کی شاہراہ پر یہ کٹھن سفر جاری رکھنا بڑے حوصلے کی بات ہے۔ تاہم دونوں فریقوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس عمل کی جلد از جلد تکمیل ہی ایسے حادثات سے بچاؤ کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔

☆○☆

ایک اہم خبر

ایک اردو روزنامے میں شائع شدہ خبر کے مطابق وزیر اعظم نے صوبائی حکومتوں کو حکم دیا ہے کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ ہر قیمت پر یقینی بنائیں۔ امن و امان کے لئے بڑے سے بڑا اقدام اٹھانے سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ اسی خبر کی دوسری سرخیاں یہ ہیں۔

وزیر اعظم کا چاروں گورنروں‘ وزرائے اعلیٰ اور صدر آزاد کشمیر کے ساتھ اجلاس۔

امن و امان اور فرقہ واریت کی روک تھام کے لئے اہم فیصلے۔

قوانین میں سقم دور کئے جائیں گے۔

دینی مدارس کی چھان بین اور نصاب تبدیل کرنے کا فیصلہ۔

مدرسوں میں فوجی تربیت کے کیمپوں پر پابندی لگادی جائے گی۔

ڈپٹی کمشنر ایسے مدرسوں اور اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے جن میں غیر ملکی طلباء زیر تعلیم ہیں۔

بیرونی ممالک سے عطیات صرف حکومت کے توسط سے لئے جاسکیں گے۔

مدارس کے فنڈز کا باقاعدہ آڈٹ ہوگا۔ وزرائے اعلیٰ دو ہفتے کے اندر اپنے صوبوں میں کئے جانے والے اقدامات کی رپورٹ پیش کریں گے۔

وزارت داخلہ میں ایک سیل قائم کیا جائے گا جو فیصلوں کی رپورٹ پر عمل درآمد کا جائزہ لے گا۔

بقیہ صفحہ ۳

رکھی ہیں تم ان کا کس طرح استعمال کرتے ہو۔ ہم نے یہ طاقتیں اس لئے رکھی ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔ اور محبت اور پیار سے زندگی بسر کرو اگر تم آپس میں ہی لڑتے جھگڑتے رہتے تو تمہیں یاد رکھنا چاہئے تم دو نہیں بلکہ ایک تیسرا وجود بھی تمہیں دیکھ رہا ہے جو خدا ہے۔ رسول کریم ﷺ بھی فرماتے ہیں جہاں دو ہوتے ہیں وہ ایک تیسرا وجود خدا بھی ہوتا ہے۔ پس یہ نہ سمجھو کہ تم ہی ہو بلکہ ہم بھی ہیں اگر تم ہمارے فرائض کو پورا نہیں کرو گے تو ہم بھی تمہارا فیصلہ کرنے کے لئے موجود ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵

بہت سے واقعات مشہور ہیں۔ ہزاروں مخالفتوں کے مجمع میں کئی بار آپ اکیلے گھس جاتے اور اپنا مقصد پورا کرکے آتے"

(ضمیمہ ماہنامہ مصباح ستمبر ۱۹۸۵ء)

۱۹۷۹ء میں آپ اپنے صاحبزادے مکرم اعجاز نصر اللہ صاحب کے پاس اسلام آباد آگئے جہاں گردوں کی تکلیف ہو گئی جو اتنی بڑھ گئی کہ گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا اور بلڈ یوریا بہت بڑھ گیا۔ علاج کے لئے آپ کو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل کیا گیا۔ جہاں ۱۸۔ ستمبر ۱۹۸۵ء کو ۸۱ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ جسد خاکی پہلے لاہور پھر ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز جمعہ کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے دعا کرائی۔ محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے اپنی یادگار ایک صاحبزادے مکرم اعجاز نصر اللہ صاحب اور ایک صاحبزادی مکرمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین۔

ٹارگٹ وعدہ جات

تحریک جدید

○ یہ امر موجب مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشنہائے بیرون میں غیر معمولی توسیع و ترقی ہو رہی ہے اس کے ساتھ سال بہ سال اخراجات کا بڑھنا بھی لازمی امر ہے۔ اس عالمگیر کارخیر کے لئے جس قدر مالی قربانی پاکستانی جماعتوں کے لئے ازبس ضروری ہوتی ہے۔ وہ بحصہ رسدی تقسیم کردی جاتی ہے اور اس کی اطلاع بصورت ٹارگٹ ہر جماعت کو بھجوادی جاتی ہے۔ اس سال گذشتہ سال کی نسبت ۱۵ فیصد اضافہ مطلوب ہے۔

اندریں صورت اگر کوئی جماعت اپنا ٹارگٹ پورا نہیں کرپاتی تو مجموعی ضرورت متاثر ہوگی۔ جو کسی مخلص کو گوارا نہ ہوگی۔ اس لئے عہدیداران جماعت اپنا اپنا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش فرمایا کریں۔ اس سلسلہ میں۔

۱۔ ہر فرد جماعت کو شامل کریں (بشمول مستورات و بچگان)

۲۔ ہر وعدہ کو کم از کم معیار پر لانے کی کوشش کی جائے۔ یہ کم از کم معیار سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ کے برابر ہے۔

۳۔ معاونین خصوصی کی تعداد کو بڑھانے پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی جائے۔

۴۔ احباب جماعت کو فوت شدہ بزرگوں کی طرف سے وعدے پیش کرنے کی تلقین بھی کی جائے۔

۵۔ مجموعی طور پر گذشتہ سال سے کم از کم ۱۵ فیصد اضافہ عمل میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشیائے صرف کی قیمتیں

رمضان المبارک میں اہالیان ربوہ کی سہولت کی غرض سے دوکاندار حضرات سے تبادلہ خیال کے بعد اشیائے صرف کے نئے نرخ مقرر کئے گئے ہیں۔ دوکاندار حضرات نے اس کمی کے باوجود اعلیٰ اور معیاری اشیائے صرف مہیا کرنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت کی بہترین جزا دے۔ تاہم اگر حکومت نے ان اشیاء کے نرخ کم کئے تو وہی نافذ العمل ہونگے۔ نئے نرخ مندرجہ ذیل ہوں گے۔

نام اشیاء	مارکیٹ تھوک قیمت	ربوہ کی دوکانوں پر قیمت
دال چنا	۰۰-۲۲فی کلو	۰۰-۲۳فی کلو
دال مسور	۰۰-۱۹- فی کلو	۰۰-۱۹ فی کلو
دال ماش چھلکا (چمن)	۰۰-۲۱ فی کلو	۰۰-۲۱ فی کلو
دال ماش عام	۰۰-۲۱ فی کلو	۰۰-۱۹ فی کلو
دال ماش دھلی ہوئی (چمن)	۰۰-۲۴ فی کلو	۰۰-۲۳ فی کلو
دال ماش دھلی ہوئی (حیدر آبادی)	۰۰-۲۴ فی کلو	۰۰-۲۰ فی کلو
ماش ثابت	۰۰-۲۰ فی کلو	۰۰-۱۸ فی کلو
لال لوبیا	۵۰-۱۳ فی کلو	۰۰-۱۴ فی کلو
چنا (پیٹل)	۰۰-۲۱ فی کلو	۰۰-۲۲ فی کلو
چنا سیاہ	۰۰-۲۱ فی کلو	۰۰-۲۰ فی کلو
بیسن	۰۰-۲۵ فی کلو	۰۰-۲۴ فی کلو
سفید چنا	۰۰-۲۷ فی کلو	۰۰-۲۶ فی کلو
سفید چنا (دیسی)	۰۰-۲۷ فی کلو	۰۰-۲۶ فی کلو
تیل خوردنی	ساڑھے چار لیٹر	۰۰-۲۰۵ پکوان
گھی	۰۰-۳۸ فی کلو	۰۰-۳۸ فی کلو
چائے	۳۹-۵۰	کمپنی ریٹ پر رمضان المبارک میں
چاول باسمتی (پرانا)	۰۰-۱۶ تا ۵۰-۲۰ فی کلو	۰۰-۱۲ فی کلو
چاول باسمتی (نیا)	-	۰۰-۹ فی کلو
چینی	-	۷۵-۱۲ فی کلو
آٹا تھیلہ	-	۰۰-۱۰۵ ایک عدد
دال مونگ دھلی ہوئی	-	۰۰-۱۹ فی کلو
میدہ	-	۵۰-۷ فی کلو

ٹوپیاں، ہوزری، پرفیومز اور مشروبات پر ۱۰% رعایت

کنفیکشنری اور بیکری پر ۵% رعایت

بیکر لوکل ۱۰% فیصد رعایت

انڈے تھوک کے نرخ پر ہی فروخت کئے جائیں گے۔

سبزیاں	موجودہ مارکیٹ ریٹ	نئی مارکیٹ قیمت
آلو	۲ تا ۴ فی کلو	۱ تا ۳ فی کلو پورا مہینہ
پیاز	۸ تا ۱۲ فی کلو	۸ تا ۱۰ فی کلو
تھوم (ایرانی)	۴۰ تا ۴۸ فی کلو	۳۶ تا ۴۴ فی کلو
تھوم (دیسی)	-	۳۶ تا ۳۸ فی کلو پورا مہینہ
ادرک	۴۰ تا ۴۸ فی کلو	۳۶ تا ۳۸ فی کلو
ٹماٹر	۳۰ تا ۴۰ فی کلو	۲۶ تا ۲۸ فی کلو
مٹر	۸ تا ۱۲ فی کلو	۱۰ تا ۱۲ فی کلو
شلجم	۲ فی کلو	۲ تا ۳ کلو
مولی	۲ تا ۴ فی کلو	۱ تا ۲ فی کلو
گاجر	۱ تا ۲ فی کلو	۱ تا ۲ فی کلو
پالک	-	۵۰-۱ فی گٹھی
بینگن	۸ تا ۱۶ فی کلو	۸ فی کلو
مرچ سبز	۵۰ تا ۵۵ فی کلو	۴۰ تا ۴۵ فی کلو
سیب کالا	۳۰ تا ۴۰ فی کلو	۳۰ تا ۳۲ فی کلو
سیب سفید	۲۰ تا ۲۵ فی کلو	۱۴ تا ۲۰ فی کلو
کیلا	۲۴ تا ۳۰ فی کلو	۱۶ تا ۲۰ تا ۲۴ فی درجن
امرود	۶ تا ۸ فی کلو	۴ تا ۸ فی کلو
مسمی	۱۲ تا ۲۰ فی درجن	۱۰ تا ۱۶ فی درجن
مالٹا	۸ تا ۱۲ فی درجن	۶ تا ۱۰ فی درجن
کینو	۴ تا ۶ تا ۱۰ فی درجن	۴ تا ۶ تا ۱۰ فی کلو
کھجور	-	۳۲ تا ۳۶ فی کلو
سیب لال	-	۲۰ تا ۲۴ فی کلو
سیب امری	-	۲۰ تا ۲۴ فی کلو

نوٹ :- سبزیوں اور پھلوں کے نرخ ساتھ ساتھ زیر غور رہیں گے۔

گوشت

بڑا گوشت :- موجودہ قیمت ۳۶ روپے نئی قیمت ۳۲ روپے فی کلو

چھوٹا گوشت :- موجودہ قیمت ۷۰ روپے نئی قیمت ۶۶ روپے فی کلو

خصوصی کم قیمت پر باسمتی چاول ۳۸۵ مہیا کرنے کے لئے شہاب رائس ملز نے پیش کش کی ہے۔ یہ چاول ۲۵-۸ روپے فی کلو کے حساب سے مندرجہ ذیل سنٹرز پر میسر ہوں گے۔

۱۔ شہاب رائس ملز کی دکان۔ رحمت بازار ۲۔ پرنس کریانہ سٹور دارالنصر۔ غربی

ایاز محمود خان

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ نائک صاحب (وفات یافتہ) دارالیمن وسطی پر فالج کا حملہ ہوا ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دیگر عوارض بھی لاحق ہیں احباب کرام سے جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر شفیق احمد صاحب شاہین آف پھالیہ ضلع گجرات پانچ ماہ سے شدید بیمار ہیں اور صاحب فراش ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالقادر ہاشمی صاحب اوکاڑہ بعارضہ قلب بیمار رہتے ہیں۔ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم سلطان احمد ناصر صاحب کی والدہ محترمہ حنیفاں بی بی صاحبہ صدر لجنہ دارالشکر ربوہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم میاں محمد اشرف صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈھرانوالی ضلع حافظ آباد کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جلد شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم نورالدین صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر پاکستان ایئر فورس ابن میاں فتح دین صاحب آف گجرات ہائی بلڈ پریشر کی بناء پر Brain Hemorrhage ہو جانے کی وجہ سے انتہائی نازک حالت میں ہیں اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور کے Neurology Department کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جن کو امسال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں داخلہ ملا ہے۔ وہ راہنمائی کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱

دعا ہی کرے تو اسے معلوم ہو گا کہ دعا کیسی عجیب اور ضروری شے ہے۔

دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے۔ کیونکہ بعض وقت مصلحت الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوء ظن کرنے لگتا ہے اور نفسِ دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے استقلال اور جنابِ الٰہی پر حسن ظن رکھے۔

(از خطبہ ۹۔ دسمبر ۱۹۰۴ء)

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 29- جنوری-1995ء
سردی میں کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب کوئی ڈکٹیٹر عوام کو سیاسی حقوق سے محروم نہیں کر سکتا۔ ملک کو بچانے کے لئے جمہوریت کو فروغ دینا لازمی ہے۔ جمہوریت کا سورج ہمیشہ چمکتا رہے گا۔ عوامی خدمت کی راہ میں سرکٹ سکتا ہے۔ جھک نہیں سکتا۔ لاکھوں دیہاتوں کو مالکانہ حقوق دے کر بے دخلی کے خوف سے نجات دلا دیں گے۔ دیہات کو شہروں کے برابر سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں تجارت کا شوق نہیں ہمارا کام سیاست کرنا ہے۔

○ خیبر ایجنسی میں منشیات کے خلاف آپریشن میں پولیس سے تصادم میں ۷ قبائلی ہلاک ہو گئے۔ اڑھائی ہزار مسلح مظاہرین نے تھانہ پر دھاوا بول دیا۔ اور مجسٹریٹ ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کی کمک پہنچا دی گئی۔ بلڈوزروں کے ذریعے منشیات کی فیکٹریوں اور مارکیٹوں کا صفایا کر دیا گیا۔ تنظیم اتحاد علماء کی اپیل پر مظاہرہ کیا گیا۔ ایس ایچ او سمیت ایک درجن افراد زخمی ہو گئے۔ چار ہزار جوانوں نے بارہ گھنٹے تک کارروائی جاری رکھی۔ ایک لاکھ ۳۲ ہزار کلو چرس اور ۸۰ ۴ کلو ہیروئن پر قبضہ کر لیا گیا ایک کارخانہ پر قبضہ کر کے ۱۹۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ طیارہ شکن توپ، راکٹ اور مشین گنیں برآمد کر لی گئیں۔ حکام نے الزام لگایا ہے کہ علماء منشیات واپس مانگتے ہیں۔

○ کراچی میں فائرنگ سے ایم کیو ایم الطاف گروپ اور ایم کیو ایم حقیقی گروپ کا ایک ایک کارکن اور پیپلز پارٹی کے دو کارکنوں سمیت ۹۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ پیپلز پارٹی کے سابق کونسلر مسٹر اصغر اور کارکن مسٹر یاسین کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا۔ لیاقت آباد میں اچانک فائرنگ سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ ٹریفک رک گیا اور دکانیں بند ہو گئیں۔ یہاں دو افراد ہلاک ہوئے۔

○ مری میں اومان کی بحریہ کے کمانڈر کو ۱۰ کنال اراضی الاٹ کر دی گئی۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی تربیت دینے والے مدرسے ختم کر دیئے جائیں گے۔ مشنری اداروں کی واپسی پر غور کیا جا رہا ہے۔ خالص بیرونی امداد سے بننے والے مدرسوں کے سارے فنڈز غیر ملکی ہوتے ہیں اور ایک خاص نظریے کے پرچارک بن جاتے ہیں۔

بعض اداروں میں صرف دہشت گردی کی تربیت دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اچھے اداروں کی مدد کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایف سی کالج جلد نجی مالکان کو دینے پر غور کیا جا رہا ہے۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے اراکین کے خلاف ہنگامہ آرائی کے مقدمات پارلیمنٹ کی توہین ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم صوبوں میں اتفاق رائے سے بنے گا۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ دینی اداروں میں تشدد کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ ہم کوئی پابندی قبول نہیں کریں گے۔ یہ اسلام کے قلعے ہیں۔ ان سے ٹکرانے والے پاش پاش ہو جائیں گے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ میں مسلم لیگ کے اتحاد کی کوشش کر رہا ہوں۔ تمام دھڑے اکٹھے ہو گئے تو حکومت اپوزیشن میں آجائے گی۔

○ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ ملک میں خونیں انقلاب کے لئے محب وطن عوام کسی امام خمینی کے منتظر ہیں۔ حالات کو کسی جادو کی چھڑی سے نہیں بلکہ خونیں انقلاب سے ہی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ ورنہ ملک بچانا مشکل ہو گا۔

○ فرقہ وارانہ فسادات میں ملوث مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے اشارہ دیا ہے کہ کراچی میں مقیم غیر قانونی تارکین وطن سے نمٹنے کے لئے اقوام متحدہ سے امداد لی جائے گی۔

مرضِ اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے ؛ ۶۰ گرام ۶۵ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524 — فیکس 536

the most delicious
form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED
Lahore - - Karachi

adcom

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634